وراثت میں ملنے والے پلاٹ کی وجہ سے زکوٰۃ اور قربانی واجب ہوگی؟

ریفرنس نمبر:Nor:13111 تاریخ:15-11-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے والد کی وراثت تقسیم ہوئی ہے۔ ان کی وراثت میں سے مجھے چار دُکانیں، ایک پلاٹ اور ایک مکان ملا ہے، جس میں میری رہائش ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس رقم، سونا، چاندی وغیرہ کوئی اور مال موجود نہیں۔ ترکہ سے ملنے والی چار دکانیں کرائے پر ہیں، جن کی مکمل آمدنی گھر کی ضروریات میں خرچ ہو جاتی ہے اور پلاٹ سے کوئی آمدنی نہیں ہے۔ میرے والد نے پلاٹ، مکان، دکانیں بیچنے کی نیت سے نہیں خریدی تھیں اور میرا بھی اسے بیچنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ پلاٹ کی مالیت تقریباً 30 سے 35 لاکھ کے درمیان ہے اور مجھ پر تین لاکھ کا قرض بھی ہے۔ اس صورت میں معلوم یہ کرنا تھا کہ مجھ پر زکوۃ یا قربانی لازم ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سوال میں بیان کی گئی تفصیل کے مطابق جو دُکان، مکان اور پلاٹ آپ کو وراثت میں ملے ہیں، ان میں سے کسی بھی چیز کی وجہ سے آپ پر زکوۃ لازم نہیں کہ قوانینِ شریعت کے مطابق زکوۃ لازم ہونے کے لیے مال کا نامی ہونا ضروری ہے اور مذکورہ چیزیں جب تجارت کے لیے نہیں ہیں، تو مالِ نامی شمار نہیں ہوں گی۔ جب کسی وارث کو وراثت میں اموالِ غیر نامیہ میں سے کوئی چیز ملے، تو وارث پر اس کی زکوۃ بھی لازم نہیں ہوگی خواہ وہ اس میں تجارت کی نیت کرے یا نہ کرے۔

البتہ قربانی کے لئے مال کا نامی ہونا ضروری نہیں بلکہ حاجتِ اصلیہ سے زائد بقدرِ نصاب مال کا مالک ہونا ضروری ہے۔ آپ کی ملکیت میں موجود پلاٹ آپ کی حاجتِ اصلیہ سے زائد ہے، جس کی مالیت بھی اتنی زیادہ ہے کہ اس سے تین لاکھ روپے قرض نکالنے کے بعد بھی آپ صاحبِ نصاب ہی کہلائیں گے، اس لئے ایامِ قربانی میں یہی صورت حال رہی اور قربانی واجب ہونے کی دیگر شرائط بھی پائی گئیں، تو آپ پر قربانی واجب ہو گی۔

زکاۃ لازم ہونے کے لئے مال کا نامی ہونا ضروری ہے۔اس کے متعلق مبسوط سرخسی میں ہے:”ان نصاب الزکاۃ المال النامی ومعنی النماء فی هذه الاشیاء لا یکون بدون التجارة“یعنی زکاۃ کا نصاب مالِ نامی ہوتا ہے اور ان اشیا(یعنی مکان، پلاٹ وغیرہ)میں نمو کا معنی تجارت کے بغیر نہیں پایا جاتا۔

(المبسوط، جلد2، صفحہ198، مطبوعہ بیروت)

غیر تجارتی مال وراثت میں ملا، تو تجارت کی نیت سے وہ تجارتی نہیں ہو گا۔اس کے متعلق فتاوی ہندیہ میں تبیین سے ہے:”لو ورثه ونواه للتجارة لا یکون لها“یعنی اگر کسی چیز کا وراث ہوا اور اس میں تجارت کی نیت کی تو وہ تجارت کے لئے نہیں ہو گی۔

(فتاوی هندیه، جلد1، صفحہ174، مطبوعہ مصر)

حاشیۃ الشلبی میں ہے:”قال فی الذخیرة: واتفق اصحابنا علی ان من ورث اعیانا ونوی التجارة فیها عند موت مورثه لا یعمل بنیته“یعنی ذخیرہ میں فرمایا:اور ہمارے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے کہ جو شخص(غیر تجارتی)سامان کا وارث ہوا اور مورث کی موت کے وقت اس نے اس میں تجارت کی نیت کی، تو اس کی نیت پر عمل نہیں ہو گا۔

(حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق، جلد2، صفحہ29، مطبوعہ بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے:”جس عقد میں تبادلہ ہی نہ ہو جیسے ہبہ، وصیت، صدقہ یا تبادلہ ہو مگر مال سے تبادلہ نہ ہو جیسے مہر، بدلِ خلع، بدلِ عتق، ان دونوں قسم کے عقد کے ذریعہ سے اگر کسی چیز کا مالک ہوا

تو اس میں نیتِ تجارت صحیح نہیں یعنی اگرچہ تجارت کی نیت کرے زکاۃ واجب نہیں، یوہیں اگر ایسی کوئی چیز میراث میں ملی، تو اس میں بھی نیتِ تجارت صحیح نہیں۔ مورِث کے پاس تجارت کا مال تھا، اس کے مرنے کے بعد وارثوں نے تجارت کی نیت کی تو زکاۃ واجب ہے۔"

(بہارِ شریعت، جلد1، صفحہ883، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

قربانی کے نصاب کے متعلق در مختار و رد المحتار میں ہے:"(وشرائطها :الاسلام والاقامة واليسار)بان ملك مائتي درهم او عرضا يساويها غير مسكنه وثياب اللبس ومتاع يحتاجه"یعنی قربانی واجب ہونے کی شرائط مسلمان ہونا، مقیم ہونا اور مالدار ہونا اس طرح کہ وہ شخص دو سو درہم یا اس کے مساوی مالیت کا مالک ہو جو رہائشی مکان، پہننے کے کپڑے اور حاجت کا سامان کے علاوہ ہو۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد9، صفحہ520، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں سوال ہوا:"اگر زید کے پاس مکانِ سکونت کے علاوہ دو ایک اور ہوں، تو اس پر قربانی واجب ہے یا نہیں؟"

اس کے جواب میں امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"واجب ہے جبکہ وہ مکان تنہا یا اس کے اور مال سے کہ حاجتِ اصلیہ سے زائد ہو مل کر چھپن روپے (یعنی امامِ اہلسنت کے دور میں رائج چاندی کے سکے) کی قیمت کو پہنچیں"

(فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ361، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

30ربیع الثانی 1445ھ/15نومبر2023ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے